بحرالعلوم عبدالعلی محمد فرنگی محلی

(۳)

ڈاکٹر محمد اقبال انصاری صدر شعبہ اسلامیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

تصانیف بحرالعلوم نے اپنے تلامذہ کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ بکثرت تصنیفات بھی اپنے علمی ورثہ میں چھوڑی ہیں اور "حق یہ ہے کہ ملا مبین رحمۃ اللہ علیہ تک فرنگی محل میں کوئی عالم آپ کی تالیفات و تصنیفات کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی کثرتِ تالیفات و تدقیقات جملہ علوم میں آپ کے بعد آپ کی یادگار رہا ہے تو وہ ملا مبین اور مولانا ولی اللہ اور مولانا عبدالحی ہیں ... آپ کی تالیفات میں وہ حقائق و دقائق ملتے ہیں اور شروح وحواشی میں اصل کتاب کا اس طرح حل اختصار کے ساتھ ہوتا ہے کہ اس کی نظیر ملنا دشوار رہے[۱]" البتہ آپ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کی تصنیفات کے استقصا کی کوئی خاص کوشش نہیں کی اسی لئے مختلف تذکروں میں کچھ نہ کچھ کتابوں کے نام تغیر و تبدل یا کمی بیشی کے ساتھ ملتے ہیں۔ مولانا محمد یوسف کوکن نے اپنے رسالہ[۲] میں ۲۳ تصانیف کا ذکر کیا ہے جن میں سے بعض کے اب صرف نام ہی محفوظ رہ گئے ہیں۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ ان تیئیں تصانیف کا مختصر تعارف الفبائی

۱۔ عنایت اللہ: مصدر سابق، ص ۱۴۰۔

۲۔ کوکن: بحرالعلوم (مدراس: ب ت) ص ۲۸-۴۳

ترتیب کے لحاظ سے پیش ہے جو مختلف تذکروں کے موازنہ سے مکررات کے حذف کے بعد بچ جاتی ہیں، یقیناً کچھ تصانیف ایسی ضرور رہی ہوں گی جو دستبرد زمانہ سے محفوظ نہ رہ سکیں یا پھر تذکرہ نگاروں کو ان کا علم نہ ہو سکا۔

۱۔ احوال قیامت، یہ فارسی میں ایک مختصر رسالہ ہے جس میں اشراطِ ساعت، قیامت، حشر و نشر اور جنت و جہنم کا تذکرہ ہے اس کے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔

۲۔ الارکان الاربعہ یا رسائل الارکان۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے سببِ تصنیف کا اوپر ذکر ہو چکا ہے، یہ عربی میں ہے اور اس میں حنفی نقطہ نظر سے روزہ، نماز اور حج و زکوٰۃ کے مسائل کو مدلل طریقہ سے پیش کیا گیا ہے یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے اور ایک زمانہ تک بعض عربی مدارس میں داخل نصاب بھی رہی ہے۔ یہ رسائل الارکان کے نام سے مطبع علوی لکھنؤ سے شائع ہوئی تھی اور ارکان اربعہ کے نام سے مطبع سعیدی کلکتہ سے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء میں بھی ہے جو بارھویں صدی کا لکھا ہے اور ۲۷۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۔ تعلیقات علی الافق المبین: یہ میر باقر داماد (۱۰۴۰ھ) کی کتاب الافق المبین پر تعلیقات ہیں جس کا ایک قلمی نسخہ رضا لائبریری رامپور میں ہے۔ اس کا ذکر صرف یوسف کوکن صاحب نے کیا ہے[۱]۔

۴۔ تکملۃ (حاشیۃ) شرح تحریر الاصول: اصول فقہ میں کمال الدین محمد بن الہمام (۱۳۸۸-۱۴۵۶ء) صاحب فتح القدیر کی کتاب التحریر یا تحریر الاصول بہت اہم سمجھی جاتی ہے اور اس کی متعدد شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ ملا نظام الدین (م ۱۶۷۷ - ۱۷۴۸ء) نے بھی اس کی شرح لکھنا شروع کی تھی مگر مکمل نہ کر سکے تھے جسے ان کے لائق فرزند نے مکمل کیا۔

۱۔ کوکن: بحر العلوم (مدراس: ب ت) ص ۳۱

۵۔ تنزلات ستہ : یہ فارسی میں تصوف پر ایک مختصر رسالہ ہے جس میں مسئلہ تنزلات پر مدلل بحث کی ہے۔ اس رسالہ کا ذکر بھی صرف یوسف کوکن صاحب نے کیا ہے[1] البتہ کوئی نشاندہی نہیں کی ہے۔

۶۔ تنویر المنار شرح منار الانوار : منار الانوار، حافظ الدین ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد النسفی (۱۳۱۰ء) کی اصول فقہ میں مشہور و متداول کتاب ہے، یہ اسی کتاب کی فارسی شرح ہے جو چھپ چکی ہے۔ البتہ اس کا نام تنویر الابصار غالباً تصحیف ہے اور یہ صرف تذکرہ علمائے ہند میں پایا جاتا ہے۔

۷۔ الحاشیۃ علی حاشیۃ میر زاہد علی الرسالۃ القطبیۃ او الحاشیۃ علی الحاشیۃ الزاہدیۃ القطبیۃ، صفحات بالا میں سعد الدین التفتازانی کی تہذیب المنطق کا تذکرہ آچکا ہے اس کی ایک شرح قطب الدین محمود بن محمد (م ۱۳۶۴ء) نے لکھی تھی جو قطبی کے نام سے مشہور و متداول ہے انھیں قطب الدین نے منطق میں ایک رسالہ "رسالہ فی التصور والتصدیق" کے نام سے لکھا تھا جو الرسالۃ القطبیۃ کے نام سے مشہور ہوا، میر زاہد (۱۶۸۹ء) نے اس کا جو حاشیہ لکھا تھا بحر العلوم نے اس پر بھی حاشیہ لکھا تھا یہ وہی حاشیہ ہے اور اس کے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں نیز یہ طبع بھی ہو چکا ہے۔

۸۔ الحاشیۃ علی حاشیۃ میر زاہد علی شرح المواقف او الحاشیۃ علی الحاشیۃ الزاہدیۃ علی الامور العامۃ : علم کلام عضد الدین الایجی (۱۳۵۵ء) کی کتاب المواقف بہت مشہور و متداول ہے، شریف علی بن محمد الجرجانی (۱۴۱۳ء) نے شرح المواقف کے نام سے اس کی ایک شرح لکھی تھی۔ میر زاہد نے اس کے ایک موقف یعنی امور عامہ پر ایک پر مغز حاشیہ لکھا تھا جو متعدد مدارس

۱۔ کوکن : بحر العلوم (مدراس۔ ب ت) ص ۳۲

۲۔ قادری : مصدر سابق ، ص ۳۰۵

میں داخل نصاب تھا، بحر العلوم نے اس حاشیہ پر حاشیہ لکھا تھا جو کافی مقبول ہوا اور اب بھی بعض مدارس میں داخل نصاب ہے اور مختلف کتب خانوں میں اس کے نسخے پائے جاتے ہیں اور چھپ بھی چکا ہے۔

۹۔ الحاشیۃ علی حاشیۃ میرزاہد ملا جلال او الحاشیۃ علی الحاشیۃ الزاہدیۃ الجلالیۃ : تفتازانی کی تہذیب المنطق کی ایک شرح ملا جلال الدین الدوانی (م ۱۵۰۱ء) نے بھی لکھی تھی جو ایک زمانہ تک شامل درسیات رہی اور اب بھی بعض عربی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے اور ملا جلال کے نام سے مشہور رہے، میرزاہد نے اس کا ایک حاشیہ لکھا تھا جس کا حاشیہ پھر بحر العلوم نے لکھا۔ یہ بھی زیور طبع سے آراستہ ہوچکا ہے اور بعض مدارس عربیہ میں پڑھایا جاتا ہے۔

میرزاہد کے مذکورہ بالا تینوں حواشی "الحواشی الزاہدیۃ الثلاثۃ" کے نام سے موسوم ہیں اور متعدد علماء نے ان پر حواشی لکھے ہیں۔

۱۰۔ الحاشیۃ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ لصدر الدین الشیرازی او الحاشیۃ علی الصدرا : ہدایۃ الحکمۃ اور اس کی شروح کا اوپر تذکرہ آچکا ہے یہ اس کی ایک متداول شرح کا عربی میں مفید حاشیہ ہے جو طبع بھی ہوچکا ہے، اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء میں بھی موجود ہے اور ایک نسخہ مولوی محمد غوث کے ہاتھ کا لکھا ہوا حاجی ابو احمد محمد عبد اللہ (مدراس) کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے[1]۔

۱۱۔ الحاشیۃ علی ضابطۃ التہذیب : منطق کی مشہور کتاب تہذیب المنطق کا اوپر ذکر ہوچکا ہے یہ اسی کے ایک ضابطہ کا حاشیہ ہے جو ۱۳۰۵ھ میں دہلی سے طبع ہوا تھا[2]۔ اس کا ذکر صرف زبید احمد نے کیا ہے۔

۱۔ کوکن : خانوادۂ قاضی بدر الدولہ (مدراس: ۱۹۶۳) ج ۱ ص ۱۵۱

۲۔ زبید احمد : مصدر سابق، ص ۱۷ ۴۱

۱۲۔ الحاشیۃ علی الشناۃ بالتکریر[۱] : صدر الدین شیرازی نے مشائی حکمار کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے متعدد براہین و دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ہر جزو کی تقسیم برابر جاری رہتی ہے اور تقسیم کسی حد پر ختم نہیں ہوتی ان کی براہین میں سے دوسری الشناۃ بالتکریر ہے[۲] جو اہم بھی ہے اور وضاحت طلب بھی ہے اسی لئے متعدد حکمار نے اُس پر حاشیہ لکھا ہے جن میں ایک بحر العلوم کا بھی ہے۔ ان کے علاوہ ملا حمد اللہ (م ۱۷۴۷ء) ملا حسن (م ۱۱۹۹ء) اور ملا مبین (م ۱۲۲۵ء) نے اس پر مفید حواشی لکھے ہیں۔ ملا بحر العلوم کے حاشیہ کا ایک قلمی نسخہ برٹش میوزیم میں ہے۔ اور ایک نسخہ "تقریر علی الشناۃ" کے نام سے کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلمار میں بھی ہے۔

۱۳۔ حاشیہ للشمس البازغۃ : ملا محمود جونپوری (م ۱۶۵۱ء) نے پہلے فلسفہ و حکمت میں الحکمۃ البالغۃ لکھی بعد میں خود ہی الشمس البازغہ کے نام سے اس کی شرح لکھی جو بہت مقبول ہوئی اور اس پر متعدد حواشی لکھے گئے جن میں ایک حاشیہ بحر العلوم نے بھی لکھا جس کا ذکر صرف مولانا عبد الباری[۳] اور شیخ الطاف الرحمٰن[۴] نے کیا ہے۔ اور ایک مشہور حاشیہ ملا حمد اللہ (م ۱۷۴۷ء) شارح سلم العلوم کا بھی ہے[۵]۔

۱۴۔ رسالۃ اصول الحدیث : یہ عربی میں ایک مختصر رسالہ اصول حدیث پر ہے لیکن بحر العلوم

۱۔ الشناۃ بالتکریر ہے نہ کہ بالتکرار جیسا کہ زبید احمد (مصدر سابق، ص ۱۶۴) وکوکن : بحر العلوم (مدراس، ب ت) ص ۳۲ پر تحریر ہے۔

۲۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صدر الدین شیرازی : شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بصدرا (لکھنؤ، ۱۳۰۸)، ص ۳۲

۳۔ عبد الباری، مصدر سابق، ص ۲۵

۴۔ الطاف الرحمٰن، مصدر سابق، ص ۶۵

۵۔ زبید احمد، مصدر سابق، ص ۷۰ ء

کے کسی بھی تذکرہ نگار نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے اس کے دو قلمی نسخے کتب خانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں ہیں۔

۱۵۔ رسالہ توحید: اس رسالہ کا ذکر صرف رحمان علی اور سید سلیمان ندوی رح نے کیا ہے[۱] اور یہ بھی وضاحت نہیں کی ہے کہ یہ عربی میں ہے یا فارسی میں لیکن غالبًا فارسی میں ہو کہیں اور اس کا ذکر میری نظر سے نہیں گذرا۔

۱۶۔ الرسالۃ الصغریٰ فی السلوک: یہ تصوف میں چودہ صفحوں کا ایک مختصر رسالہ ہے جس کا ایک نسخہ رضا لائبریری رامپور میں ہے اس کا ذکر صرف کوکن نے کیا ہے[۲] البتہ زبید احمد نے رسالہ الصغریٰ[۳] کے نام سے کیا ہے اور اسی نسخہ کا حوالہ دیا ہے۔

۱۷۔ رسالۃ فی تقسیم الحدیث: یہ تقسیم حدیث کے متعلق ایک مختصر رسالہ ہے جس کا ایک نسخہ رضا لائبریری رامپور میں ہے۔ عام تذکرہ نگاروں نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے البتہ کوکن اور زبید احمد نے اس کا ذکر کیا ہے[۴]۔

۱۸۔ شرح الدائر فی الاصول: اس کا ذکر صرف مولانا عبدالباری و شیخ الطاف الرحمٰن نے کیا ہے[۵] مگر کوئی مزید وضاحت نہیں کی ہے۔ 'الدائر فی الاصول' کے نام سے کسی کتاب کا ذکر نہیں ملتا ابوعبداللہ بن مبارک شاہ الہروی الملقب بہ معین نے مدار الفحول فی شرح منار الاصول کے نام

۱۔ قادری، مصدر سابق، ص ۳۰۵ و سید سلیمان ندوی، مصدر سابق ص ۲۷

۲۔ کوکن: مصدر سابق، ص ۳۲

۳۔ زبید احمد: مصدر سابق، ص ۳۶۷

۴۔ کوکن: مصدر سابق، ص ۳۳ و زبید احمد: مصدر سابق، ص ۳۰۶

۵۔ عبدالباری: مصدر سابق، ص ۲۵ و الطاف الرحمٰن: مصدر سابق، ص ۶۵، سید سلیمان ندوی (مصدر سابق، ص ۲۷) نے شرح فارسی منار الانوار کا ذکر کیا ہے۔

سے اصول فقہ میں حافظ الدین النسفی (م ۱۳۱۰ء) کی مشہور کتاب منار الانوار کی شرح لکھی تھی جس کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں جن میں ملاجیون امیٹھوی (م ۱۷۱۸ء) کی نور الانوار اور ملا نظام الدین کی شرح منار الاصول کافی مشہور ہیں۔ بعد میں محمد ابن مبارک شاہ نے ہی دائرۃ الوصول الی علم الاصول کے نام سے مدار الفحول کا خلاصہ کیا تھا، کتب خانہ حبیب گنج مخزونہ مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اس کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے غالباً بحر العلوم نے اسی خلاصہ کی شرح کی ہو گی واللہ اعلم۔

۱۹۔ شرح سلم العلوم: یہ منطق میں ملامحب اللہ بہاری (م ۱۷۰۷ء) کی مشہور متداول کتاب سلم العلوم کی شرح ہے جو ۱۸۶۱ء میں دہلی کے مجتبائی پریس سے شائع ہوئی تھی اور ۲۷۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ زبید احمد نے التعلیقات علی شرح شرح العلوم کے نام سے اس کا ذکر کیا ہے[۱]۔

۲۰۔ شرح مسلم الثبوت: یہ بھی اصول فقہ میں محب اللہ بہاری (۱۷۰۷ء) کی کتاب مسلم الثبوت کی شرح ہے جو اپنے فن میں نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔ اس کتاب کا تاریخی نام فواتح الرحموت فی شرح مسلم الثبوت ہے، اس کتاب کی اور بھی شرحیں لکھی گئی ہیں مگر یہ کافی مقبول ہوئی اور ۱۸۷۸ء میں لکھنؤ میں مطبع نولکشور سے شائع ہوئی تھی اور بڑی تقطیع کے ۶۳۰ صفحات پر مشتمل تھی۔

۲۱۔ شرح الضابطۃ: یہ منطق کے مسئلہ ضابطہ پر ایک مختصر رسالہ ہے جو ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۲۷۳ھ میں مطبع محمدی مدراس میں چھپا تھا[۲]۔ ہو سکتا ہے یہ وہی کتاب ہو جس کا اوپر "الحاشیۃ فی ضابطۃ التہذیب" کے نام سے ذکر ہو چکا ہے مگر مجھے ان دونوں میں سے کوئی دستیاب نہ ہو سکی۔

۲۲۔ شرح فص نوحی من فصوص الحکم: تصوف میں محی الدین ابن العربی کی کتاب فصوص الحکم کی مشہور و متداول ہے یہ اس کے صرف 'فص نوحی' کی شرح ہے، اس کا ذکر صرف کوکن

۱۔ زبید احمد: مصدر سابق ص ۱۶۴

۲۔ کوکن: مصدر سابق ص ۱۳۱

اور زبید احمد نے کیا ہے[1]۔

۲۳۔ شرح فقہ اکبر: یہ امام ابوحنیفہ (۶۹۹ - ۷۶۷) کی مشہور کتاب فقہ اکبر کی فارسی شرح ہے، بعض تذکروں میں اس کے طبع ہونے کا بھی ذکر ہے۔

۲۴۔ شرح مثنوی مولانا روم: یہ مولانا جلال الدین رومی (۱۲۰۷ – ۱۲۷۳) کی مشہور مثنوی کی فارسی شرح ہے جو چھ جلدوں میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع بھی ہو چکی ہے اور اس کے قلمی نسخے بھی پائے جاتے ہیں۔

۲۵۔ شرح المجسطی: علم ہیئت میں بطلیموس (م ۱۶۷) کی کتاب AL MAGESTE سب سے قدیم سمجھی جاتی ہے جس کا عربی میں ترجمہ حنین بن اسحاق (۸۱۰ - ۸۷۳) نے کیا تھا یہ اسی کی ایک شرح ہے جس کا ایک قلمی نسخہ کلکتہ میں ایشیا ٹک سوسائٹی کی لائبریری میں پایا جاتا ہے البتہ اس کا ذکر صرف زبید احمد اور کوکن نے کیا ہے[2]۔

۲۶۔ شرح مقامات المبادی: اس کا ذکر بھی زبید احمد اور کوکن نے کیا ہے اور غالباً یہ مسلم الثبوت کے مبادی کلامیہ کی شرح ہے اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد میں پایا جاتا ہے[3]۔

۲۷۔ العجالۃ النافعۃ: حکمت و فلسفہ کی یہ کتاب ۳۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا ایک قلمی نسخہ رضا لائبریری رامپور میں ہے۔

۲۸۔ مسائل متعلقہ حقہ و حرمت نان پاؤ و افیون و جوز و بنگ: یہ درحقیقت ایک استفتار کے جوابات ہیں جو بحر العلوم، شاہ عبد العزیز دہلوی (۱۱۵۹ – ۱۲۳۹ھ) اور شاہ رفیع الدین دہلوی (۱۱۶۳ – ۱۲۳۳ھ) نے دیئے تھے یہ متوسط تقطیع کے ۸۶ صفحات پر مشتمل ہیں اور عربی مع بین السطور

۱۔ کوکن: مصدر سابق، ص ۳۲ و زبید احمد: مصدر سابق، ص ۳۶۷

۲۔ زبید احمد: مصدر سابق، ص ۲۴۴، وکوکن: مصدر سابق، ص ۴۳

۳۔ زبید احمد: مصدر سابق، ص ۳۸۸ وکوکن حوالہ بالا۔

فارسی ترجمہ کے ۱۲۶۸ھ میں مطبع مصطفائی کانپور سے شائع ہوئے تھے اس کے نسخے متعدد کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں البتہ بحرالعلوم کے کسی تذکرہ نگار نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۹۔ وحدہ الوجود: اس میں شیخ محی الدین ابن عربی (۱۱۶۵ــــ ۱۲۴۰ء) کے نقطۂ نظر سے مسئلہ وحدہ الوجود کی فارسی میں وضاحت کی ہے۔

۳۰۔ ہدایت الصرف: یہ علم صرف پر فارسی میں ایک مختصر رسالہ ہے جو انھوں نے اپنے بڑے لڑکے عبدالاعلی (م ۱۲۰۷ھ) کے لئے لکھا تھا یہ رسالہ چھپ بھی چکا ہے اور اس کے قلمی نسخے بھی پائے جاتے ہیں۔

چونکہ بحرالعلوم کا بیشتر وقت کثیر التعداد طلباء کو درس دینے میں صرف ہوتا تھا اس لئے کتب مذکورہ بالا میں بیشتر شروح وحواشی اور تعلیقات ہیں نیز ان کا تعلق درسیات سے ہے اور اگرچہ "مولانا بحرالعلوم اور ان کے خاندان کے زور طبیعت کا جولانگاہ اکثر منطق و فلسفہ رہا[1]" پھر بھی انھوں نے اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، تصوف، عقائد اور دیگر علوم میں بھی گرانقدر تصانیف کا اضافہ کیا۔

ان تصانیف پر ایک اجمالی نظر ڈالنے سے ان کی حسب ذیل خصوصیات[2] سامنے آتی ہیں:

۱۔ حکمائے اسلام عام طور پر یونانی فلاسفہ کی تردید کرنے کے باوجود ان سے مرعوب معلوم ہوتے ہیں مگر بحرالعلوم کی تصانیف سے اس قسم کی کسی مرعوبیت کا پتہ نہیں چلتا۔

۲۔ عام طور پر متاخرین قدماء کے مسائل و دلائل کو اپنے الفاظ میں بیان کرکے صرف ان کی تشریح و توضیح کرتے ہیں مگر بحرالعلوم اپنی طرف سے دعوی پیش کرکے دلائل بھی دیتے ہیں نیز

۱۔ سید سلیمان ندوی؛ مصدر سابق، ص ۳۲

۲۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، سید سلیمان ندوی: مصدر سابق ص ۲۷۔۳۱

قدماء کی گرفت کرکے ان کی غلطیاں نکالتے ہیں۔

۳۔ متاخرین شراح عام طور پر ماتن و شارح کی جا و بیجا حمایت کرتے ہیں مگر بحر العلوم اُن کی لغزشوں کے ظاہر کرنے میں تامل نہیں کرتے۔

۴۔ معقولات کے مصنفین بالعموم بیجا اختصار، ناموزوں ترکیب اور پیچیدہ طرز ادا سے آسان مسئلہ کو بھی دشوار و پیچیدہ بنا دیتے ہیں مگر بحر العلوم پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ کی بھی اس طرح تحلیل کرتے ہیں کہ اس کا رگ و ریشہ تک نظر آنے لگتا ہے۔

۵۔ بحر العلوم تقلید جامد کے قائل نہیں ہیں اسی لئے ماتریدی حنفی ہونے کے باوجود الارکان الاربعہ اور مسلم کی مبادی کلامیہ میں کئی مقامات پر ماتریدی احناف سے اختلاف کیا ہے۔

۶۔ ان کی تصانیف میں ان کے مذہبی خیالات کا عکس جگہ جگہ پایا جاتا ہے، درحقیقت اُن کی تصانیف ان کے دل کا آئینہ ہیں جس میں ہر شخص ان کے خط و خال دیکھ سکتا ہے۔

البتہ اگر بحر العلوم مختلف علوم و فنون کی متداول کتب پر شروح و حواشی اور تعلیقات لکھنے کی بجائے انھیں فنون پر اپنی صاف شستہ زبان میں مستقل کتابیں لکھدیتے تو وہ زیادہ مفید و کارآمد ثابت ہوتیں۔ الارکان اربعہ، بلاشبہ اپنی نوعیت اور اپنے اسلوب نگارش کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ کاش اِسی نہج پر بحر العلوم نے دیگر علوم و فنون میں بھی اضافہ کیا ہوتا۔

ادارہ کے قواعد ضوابط
اور
فہرست کتب طلب فرمائیے
مکتبہ برہان۔ جامع مسجد دہلی ۶